دل کی بات
مدیر

''اکھاڑا بن گیا ہے تخریب وسازش کا یہ ملک آخر''

یوں تو روزِ اوّل سے وطنِ عزیز پاکستان مشکلات ومصائب کی زد میں ہے لیکن اپنی عمر کے ساتھ ساتھ بتدریج مسائل کی آماجگاہ بنتا چلا جارہا ہے۔ ڈیڑھ ماہ پہلے ۶۸ ویں جشنِ آزادی کے موقع پر اسلام آباد میں جس نئے تماشے کا آغاز ہوا، اس نے سیاسی، معاشی واقتصادی اور تہذیبی واخلاقی طور پر ملک کو دیوالیہ کردیا ہے۔ عالمی استعماری قوتوں اور اُن کے ایجنڈے پر ناچنے والے سیاسی بازی گروں نے حالات کو ایسے رُخ پر لا کھڑا کیا اور ملک کو بحرانوں کے بھنور میں ایسا پھنسایا ہے کہ نکلنے کی کوئی راہ سجھائی نہیں دیتی۔ بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ:

غیر ممکن ہے کہ حالات کی گتھی سلجھے
اہل مغرب نے بہت سوچ کے الجھائی ہے

یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ اس کے پس منظر میں ایک طویل منصوبہ بندی ہے جسے سیاست دانوں کی نااہلی اور ناقص کارکردگی نے عملی جواز فراہم کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قیامِ پاکستان کے موقع پر پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ کا نعرۂ رستاخیز بلند کیا گیا اور بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ قرار دیا، اسلام تو کیا نافذ ہونا تھا یہاں سے اسلام کو نکالنے اور اسلامی قدروں کو مٹانے کے مسلسل تجربات کیے جارہے ہیں۔ مجھے یہاں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۹۴۳ء میں جالندھر کے ایک خطاب کا اقتباس یاد آرہا ہے۔ آپ نے فرمایا:

> ''تم یہاں اسلام کی بے بسی پر روتے ہو! فرنگی اس خطے پر اسلام نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہاں صرف وہی کچھ باقی بچے گا جو انگریز چاہتا ہے۔ وہ اسلام کو اتنا سر بلند بھی نہیں دیکھنا چاہتا کہ تمھیں کفر برداشت نہ ہو اور اسلام کو مٹانا بھی نہیں چاہتا کہ تمھیں اسلام کے نام پر لڑایا نہ جاسکے..... لعنت بر پدرِ فرنگ۔''

وطنِ عزیز پاکستان کے موجودہ حالات سو فیصد اسی نقشے کی غمازی کررہے ہیں۔ دین اسلام اور اہل دین کی بے بسی، فرقہ وارانہ فسادات، علماء اور دانشوروں کا قتل، سیاسی انتشار، افراتفری، خود غرضی، قومی وملکی مفادات سے غداری، معاشی ناہمواری، عریانی و فحاشی اور بدتہذیبی کے فروغ میں حزب اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں طرف کی قیادت نے نہایت مکروہ کردار ادا کیا ہے۔ دھرنا پارٹیوں نے جن مسائل کی نشان دہی کی ہے اور جو شکایات کی ہیں وہ جمہوری نظام کا ''حصہ اور حسن'' ہیں۔ ایک پاکستان کیا پوری دنیا میں اس نظام کے یہی نتائج نکل رہے ہیں۔ انتخابی اصلاحات اور شفاف انتخابات کا نظام رائج بھی کردیا جائے تو پھر بھی دھاندلی ہو گی۔ جمہوری نظام کو دنیا پر مسلط کرنے والے عالمی طاغوت کے اپنے مفادات ہیں جن کا وہ ہر قیمت پر تحفظ کرے گا۔ اس نے کبھی بھی جمہوری نظام سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں پہنچنے دیا۔ ماضی میں فلسطین، مصر، عراق، ترکی اور افغانستان کے حالیہ انتخابات اس کی

واضح مثالیں ہیں۔عوام کوحکومت سے جائز شکایات ہیں۔احتجاج اسی کا ردِعمل ہے۔بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافے دراضافے نے عوام کا جینا محال کر دیا ہے۔خان صاحب کا نیا پاکستان اور قادری صاحب کا انقلاب عوامی مسائل کے حل کے لیے ہوتا تو قابلِ قبول تھا۔لیکن دھرنوں کے ذریعے فحش کلچر اور ناچ گانے کے فروغ کے ساتھ ساتھ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو مسمار کرنے اور آئین میں طے شدہ دینی بنیادوں کو منہدم کرنے کا ایجنڈہ کسی صورت قبول نہیں۔حکمران اپنے اقتدار کے ڈانواں ڈول ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔استعفے یا مڈ ٹرم الیکشن کے مطالبوں نے اُن کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔یہ اُن کے مسائل ہیں عوام کے نہیں۔حکمران اگر عوامی مشکلات ومسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ دیتے اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے تو حالات یہ رُخ اختیار نہ کرتے۔پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس نے حکمرانوں کو کچھ سنبھالا تو دیا مگر اس میں شامل تماشائی اپنے اپنے مفادات کے لیے جمع ہوئے تھے۔اُن کی رنگ برنگی بولیاں اُن کی منافقت کی چغلی کھا رہی ہیں۔اسلام ہی ہمارا عقیدہ ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہے۔ہماری دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اور کامیابیاں اسلام ہی سے وابستہ ہیں۔حکمران قیامِ پاکستان کے مقاصد پورے کر دیں تو اس گرداب سے ایک ہی جھٹکے میں نکل سکتے ہیں ورنہ یونہی ڈبکیاں لیتے رہیں گے اور اس نظام کا جھولا اسی طرح ہچکولے کھاتا رہے گا۔آخر میں قائد احرار جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاریؒ کی ایک نظم کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں جن میں موجودہ صورتِ حال کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔

تماشا ہے کہ سب دانا بنے ہیں احمق اور جھلّو
سمجھ انجام گلشن کا کہ ہے ہر شاخ پر اُلّو
عجب حالات ہیں اپنے ، ہے کون اِن کو جو سلجھائے
وہی دانا ہے جو اپنا بچالے دامن اور پلّو
اِدھر جمہوریے ہیں ، پیلپے ہیں اور لیگی ہیں
اُدھر دہریے ، مرزائی ، سبائی ، بونگے ہیں اور گلّو
اِدھر بہروپیوں سے دین میں گڑبڑ گھٹالا ہے
سیاست ہے اُدھر چُرّیٹ ، دھوکا گھپلا اور جھُرلو
مصافِ زندگی میں کوئی بھی حق کا نہیں ساتھی
مگر کہنے کو سب عاشق ، فَاِنْ جُزْءٌ وَلَو کُلّو
فقط اغراض کی ہے جنگ اور گھمسان کا رن ہے
کہ لیڈر ڈوبنا چاہیں تو کافی اُن کو ہے چلّو
اکھاڑا بن گیا ہے تخریب و سازش کا یہ ملک آخر
خدا حافظ ہے ورنہ اس کو مشکل ہے نظر بٹّو